بازو پر ماشاء اللہ والی باندھی جانے والی پٹی کو بے وضو چھونا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں خواتین حجاب میں ایک پٹی استعمال کرتی ہیں، جس پر قرآنی کلمہ "ماشاء اللہ" لکھا ہوتا ہے، یونہی مردوں کے لیے بھی پٹی آتی ہے، جس کو بازو پر باندھا جاتا ہے، اس پر بھی "ماشاء اللہ" لکھا ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ ایسے کپڑے یا پٹی کو بے وضو چھو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں ایسی پٹی جس پر "ماشاء اللہ" کے کلمات لکھے ہوں، اُسے بے وضو چھو سکتے ہیں، شرعاً اس میں گناہ نہیں، کیونکہ عموماً اس طرح کی چیزوں پر یہ کلمات آیتِ قرآنی کی حکایت کے طور پر نہیں، بلکہ حصولِ برکت یا کسی اور مقصد، مثلاً نظرِ بد سے بچنے کے لیے لکھے جاتے ہیں، اس لیے ایسے کلمات جن کو ان مقاصد کے لیے لکھنے میں لوگوں کا تعامل ہو چکا، ان کو بے وضو حالت میں چھونا، گناہ نہیں، ہاں وضو و طہارت کی حالت میں چھونا، بہتر ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ انہیں پہنے ہوئے بیت الخلاء میں جانا منع ہے۔

اس کی فقہی اعتبار سے نظیر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے کہ ہمارے ہاں کتابوں یا تحریرات وغیرہ کے شروع میں لکھی جاتی ہے اور اس میں عموماً آیتِ قرآنی کی حکایت مقصود نہیں ہوتی، بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ناموں سے برکت لینا مقصود ہوتا ہے، اسی طرح کلمۂ استرجاع "اناللہ وانا الیہ راجعون" کہ اس کو محض اظہارِ افسوس کے لیے یا خبرِ غم کے جواب میں یا مصیبت کے وقت اس جملے کو کہنے کی حدیثِ پاک میں بیان کردہ فضیلت پانے کی غرض سے لکھا و بولا جاتا ہے، ان دونوں کلمات کو دعا و ثنا و برکت وغیرہ کی نیّت سے لکھنے و بولنے میں تعاملِ ناس ہے کہ ہر خاص و عام کسی خاص موقع پر ان کلمات کو بطورِ دعا و ثنا یا تبرک کے طور پر لکھتا، بولتا ہے اور لکھتے، بولتے وقت حکایتِ قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی، اسی طرح کلمۂ "ماشاء اللہ" کو بھی حصولِ برکت یا نظرِ بد سے بچنے کے لیے لکھا جاتا ہے، اس لیے اس کلمہ کو بے وضو لکھنا اور چھونا، جائز ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) سے سوال ہوا کہ بعض استاد چارپائی وغیرہ پر بیٹھے ہوتے ہیں اور طلبا نیچے کتابیں لے کر بیٹھتے ہیں اور بعض اوقات کتابوں کے شروع میں بسم اللہ شریف لکھی جاتی ہے، تو ایسا کرنا کیسا؟ کیا یہ بسم اللہ شریف لکھنا، کلام الناس کہلائے گا یا کلام اللہ؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہ تعَالٰی عَلَیْہ نے

جواباً ارشاد فرمایا: ”اور بسم اللہ کہ شروع پر لکھتے ہیں، **غالباً اس سے تبرک وافتتاحِ تحریر مراد ہوتا ہے، نہ کتابتِ آیاتِ قرآنیہ۔ اور ایسی جگہ تغییرِ قصد سے تغییرِ حکم ہوجاتا ہے** ولہٰذا جنب کو آیات دعا وثنا نہ نیت قرآن بلکہ بہ نیت ذکر ودعا پڑھنا جائز ہے۔ فی الدر المختار: لو قصد الدعاء والثناء او افتتاح امر حل فی الاصح حتی لو قصد بالفاتحة الثناء فی الجنازة لم یکرہ، الخ، **ملخصا**۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 337، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9583

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاولی 1447ھ/27 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net